سوال

(243) بالغ اولاد کا نکاح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک دینی مجلہ میں پڑھا ہے کہ اگر اولاد بالغ ہو جائے تو والدین کو چاہیے کہ جلد از جلد اولاد کی شادی کر دیں تاکہ فحاشی نہ پھیلے اگر والدین ایسا نہیں کریں گے تو اس قسم کی فحاشی کا گناہ ماں باپ کے ذمہ ہو گا۔ (مقصود مجاہد، احمد پور شرقیہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ بات صحیح اور درست ہے کہ جب اولاد بالغ ہو جائے تو والدین کو ان کی شادی کا جلد بندوبست کرنا چاہیے تاکہ وہ کسی قسم کے گناہ میں ملوث نہ ہوں اور شعب الایمان للبیہقی (8666) میں ابو سعید خدری اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ہاں بچہ پیدا ہو وہ اس کا اچھا سا نام رکھے اور اسے ادب سکھائے اور جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے اگر وہ بالغ ہو گیا اس نے اس کی شادی نہ کی اور اس نے گناہ کر لیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہو گا۔

اور عمر بن خطاب اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تورات میں لکھا ہوا ہے کہ جس کی بیٹی بارہ برس کی ہو گئی اور اس نے اس کی شادی نہ کی اور لڑکی نے گناہ کا ارتکاب کر لیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہو گا شعب الایمان (8680) بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح کتاب النکاح باب الولی فی النکاح فصل ثالث۔

پہلی روایت کو علامہ البانی نے سلسلہ الاحادیث الضعیفہ 2/63 میں ضعیف قرار دیا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ والی روایت کی سند میں ابو بکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے متن کو امام حاکم نے شاذ قرار دیا ہے۔ (شعب الایمان 6/403)

بہر کیف باپ اگر نکاح کر دینے پر قادر ہو اور نکاح نہ کرے تو قصوروار ہے اور گناہ کا سبب بن جاتا ہے اس لئے زجر و تهدید کرتے ہوئے اس بات سے ڈرایا گیا ہے۔ لہذا ہمیں اپنی بالغ اولادوں کا مناسب رشتہ ملتے ہی نکاح کر دینا چاہیے تاکہ وہ کسی گناہ کا ارتکاب نہ کر لیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیم دین

کتاب النکاح، صفحہ: 317

محدث فتویٰ